REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم سہ شنبہ — ۲۶ محرم ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۱ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۱۱ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۹ جولائی بوقت دس بجے صبح

کل حضور کی عام طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آ گئی

اس وقت طبیعت بہتر ہے — احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

فیلڈ مارشل ایوب آج وزیر اعظم میکملن اور ملکہ الزبتھ سے ملاقات کر رہے ہیں

کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے مسئلہ پر بھی بات چیت ہوگی

لنڈن ۱۰ جولائی۔ پاکستان اور برطانیہ کے راہنما آج لنڈن میں دونوں ملکوں کے اہم مسائل پر بات چیت کریں گے۔ صدر ایوب برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائیں گے۔ پھر وہ چائے پر ملکہ الزبتھ سے گفتگو کریں گے۔ مسٹر منظور قادر، برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیوم اور مسٹر شعیب، برطانوی وزیر خزانہ سلون لائڈ سے ملاقات کریں گے۔ توقع ہے کہ برطانیہ اور پاکستان کے لیڈروں کی غیر رسمی بات چیت میں کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے مسئلہ پر بھی بات چیت ہوگی ؛

خیال ہے کہ پاکستان اپنے اس موقف کو دہرائیگا کہ نہ صرف امریکہ بلکہ دنیا کے تمام امن پسند ملک کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے از سر نو کوشش کریں تاکہ اس علاقے کے امن کو جو خطرہ لاحق ہے وہ دور ہو جائے — یاد رہے، پاک بھارت تعلقات کے بارے میں برطانوی اخبارات کے نمائندوں نے جمعہ کے روز صدر ایوب سے متعدد سوالات پوچھے تھے۔ صدر پاکستان نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ امریکہ، پاکستان اور بھارت کی امداد پر کثیر سرمایہ صرف کر رہا ہے۔ تاکہ اس علاقہ میں سیاسی استحکام پیدا ہو۔ لیکن تنازعہ کشمیر کے باعث دونوں ملکوں کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں اور جب تک یہ صورت حال قائم رہے گی۔ اس وقت تک یہاں سیاسی استحکام پیدا نہیں ہو سکتا آپ نے کہا کہ امریکہ ان ملکوں کی امداد کے لئے جو روپیہ صرف کر رہا ہے۔ وہ ضائع ہو رہا ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ اس علاقہ کے استحکام کا اصل مقصد حاصل کرنے کے لئے یہ بات ضروری ہے۔ کہ امریکہ اس صورت حال کو ختم کرنے کے لئے اپنا پورا اثر استعمال کرے — ایک اور اطلاع کے مطابق وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر، برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیوم سے کویت، نام نہاد پختونستان اور الجزائر کے بارے میں گفتگو کریں گے ؛

صدر کینیڈی اپنے حلیف ملکوں کو نظر انداز نہ کریں

پاکستان کی شکایات پر امریکی اخبارات کے تبصرے

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ امریکی اخبارات نے اپنی دیروزہ اشاعت میں امریکہ کے خلاف پاکستان کی شکایات پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر کینیڈی کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ ایسی دنیا میں جہاں خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اپنے اتحادیوں کو نظر انداز نہ کریں — واشنگٹن ایوننگ سٹار نے بھارت کی جانب امریکہ کی روز افزوں توجہ پر پاکستان کی دل شکنی پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر کینیڈی سے کہا ہے کہ جب وہ اگلے منگل کو صدر ایوب سے ملاقات کریں تو یہ بات یاد رکھی جائے کہ پہلے ہی کوئی بڑی تعداد میں ہمارے دوست اور اتحادی موجود نہیں ہیں۔

واٹر بری کے اخبار نے لکھا ہے کہ صدر ایوب کے دورے کی تاریخ اس لئے نومبر سے جولائی میں تبدیل کی گئی تھی — کہ صدر کینیڈی اس نقصان کا ازالہ کرنا چاہتے تھے جو نائب صدر جانسن نے ایشیا کے ملکوں کے حالیہ دورے میں پہنچایا تھا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ حکومت پاکستان ایشیا کے دوسرے ملکوں کی حکومتوں کی نسبت زیادہ مؤثر اور کم بدعنوان ہے۔ اخبار نے امریکی باشندوں سے کہا کہ وہ اس بات کو یاد رکھیں کہ دس کروڑ آبادی کے پاکستان نے دوسری جنگ عظیم میں ہمارا پوری طرح ساتھ دیا ہے۔ "ری پبلکن" اخبار نے امریکی باشندوں سے کہا ہے کہ وہ اس نظریے کی حوصلہ افزائی نہ کریں کہ گہری دوستی کی نسبت غیر جانبداری مفید ثابت ہوتی ہے۔ پاکستان کو ہمیشہ تھوڑا حصہ ملتا ہے۔ پنڈت نہرو کو تو دو ارب ڈالر قرضہ ملتا ہے۔ لیکن دوسری جانب جب پاکستان۔ جو ہر حال میں امریکہ کا ساتھ دیتا ہے ۹ کروڑ پچاس لاکھ قرضے کے لئے درخواست کرتا ہے۔ تو اسے صرف ۲۲ کروڑ ڈالر قرضہ دیا جاتا ہے۔ اخبار بالٹی مور سن نے لکھا ہے کہ جب صدر ایوب صدر کینیڈی سے ملاقات کریں گے۔ تو وہ کھری کھری سنائیں گے۔

ٹرانسپورٹ ورکرز آرڈیننس کے سلسلہ میں عدادو شمار

لاہور ۱۰ جولائی۔ روڈ ٹرانسپورٹ (موبائیل) ورکرز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء کے نفاذ کے بعد صوبائی محکمہ بہبودی عمال اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے محکمہ اس سلسلے میں قواعد بھی تیار کر رہا ہے اور عملے کی ضروریات کا اندازہ بھی لگا رہا ہے تاکہ آرڈیننس پر تیزی سے عملدرآمد کیا جائے۔ اس آرڈیننس کی تجویز حکومت مغربی پاکستان نے پیش کی تھی اور اس سے صوبے کے اسی ہزار روڈ ٹرانسپورٹ ورکروں کو فائدہ پہنچے گا۔ ملازمت کی باقاعدہ شرائط اور کام کرنے کے اطمینان بخش حالات کے فقدان کے باعث ان ورکروں کو بہت دشواریوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق ورکروں کی بے اطمینانی تھکاوٹ اور مقررہ وقت سے زیادہ کام کرنے اور ملازمت کی بے قاعدہ شرائط کے باعث سڑکوں پر حادثوں کی تعداد میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ آرڈیننس کا مسودہ حکومت مغربی پاکستان نے تیار کیا تھا اور صدر اور مرکزی کابینہ کی منظوری کے بعد صدر ایوب نے چار جولائی کو اسے نافذ کیا تھا برصغیر کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ روڈ ٹرانسپورٹ ورکروں کی شرائط ملازمت کو باقاعدہ کیا جا رہا ہے بھارت میں ابھی تک ایسا کوئی اقدام نہیں کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

(۱) مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا گزشتہ ایک ماہ سے انفلوئنزا اور برانکائٹس سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

(۲) ہمارے مبلغ سپین مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ بیمار رہنے نمونیہ بیمار رہے ہیں۔ ابھی کامل صحت نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۶۱ء

اختلافات کو برداشت کرنے کی قوت

دوسرے الٰہی دینوں کی طرح اسلام پر بھی ایسا وقت آیا ہے کہ علماء فقہا دینی اعمال میں ذرا ذرا سے فرق پر ایک دوسرے سے دست و گریباں ہوتے رہے ہیں۔

دوسرے ادیان جو اس وقت موجود ہیں چونکہ ان کے تاریخی حالات تسلسل کے ساتھ موجود نہیں ہیں تاہم اب بھی ہندوؤں اور عیسائیوں اور بدھوں وغیرہ مذاہب میں مختلف فرقوں کا پایا جانا اس امر پر شہادت ہے کہ ان مذاہب میں بھی فقہی مسائل پر اختلافات پائے جاتے ہیں جن میں غلو کر کے ایسی خطرناک صورتیں پیدا ہو جاتی رہی ہیں کہ ایک زمانہ میں مختلف فرقے باہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن جاتے رہے ہیں۔

فرقہ بندی کی یہ خطرناک صورت حال محض اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اکثر انسان تنگ نظر واقعہ ہوتے ہیں اور وہ ذرا ذرا سے باہمی اختلافات کو بھی برداشت نہیں کر سکتے اور ان میں بہت سے ایسے متعصب اہل علم حضرات پیدا ہو جاتے ہیں جو یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ جو طریقے انہوں نے اختیار کر رکھے ہیں انہی پر چلنے سے نجات مل سکتی ہے اور دوسروں کو جبر سے ان طریقوں کا قائل کرنا دراصل ان کے ساتھ نیکی ہے۔

فرقوں میں اختلافات کی بناء پر خطرناک تنازعات جن کے نتیجہ میں قتل و غارت تک نوبت پہنچتی ہے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ ہر طریقے کا عامل اپنے ہی طریقے کو ذریعہ نجات خیال کرتا ہے اور باقی دوسرے تمام طریقوں کو ضلالت سمجھتا ہے۔ یہاں تک تو خیر کوئی برائی نہیں ہے۔ برائی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مختلف فرقے ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کرنے کی قوت زائل کر دیتے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ یہ چاہتا ہے کہ جبر سے دوسروں کو اپنے عقائد پر لے آئے۔

پہلے الٰہی ادیان کی تعلیمات میں چونکہ مفصل طور پر اس کے متعلق الٰہی احکام موجود نہیں تھے اس لئے ان میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جانا قرین قیاس ہیں۔

لیکن یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ مسلمانوں میں بھی یہ خرابیاں نہایت خطرناک صورت اختیار کرتی رہی ہیں اور محض نظری اختلافات کی بناء پر سینکڑوں بے گناہ اور معصوم لوگوں کو سخت ترین تکالیف برداشت کرنی پڑی ہیں اور زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ آج تک پاکستان ایسے اسلامی ملک میں بھی یہ خرابیاں موجود ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے ایک جگہ نہیں اور ایک طریق سے نہیں بلکہ کئی کئی پیراؤں میں یہ بات واضح کی ہے کہ دین میں ہر ایک انسان آزاد ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ چار لفظوں کا ایک ایسا فقرہ ہے کہ اس کی نظیر تمام انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ چنانچہ فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج فرماتے ہیں:۔

"سورہ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس صورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔ لیکن ہمارے علماء و محققین اسلام کو جنگجوئی سے کبھی علیحدہ نہیں کریں گے۔"

پوری آیت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

لا اکراہ فی الدین
قد تبین الرشد
من الغی۔

یہ نو الفاظ ہیں جن کا ذکر فاضل ججوں نے اوپر کے حوالہ میں کیا ہے۔

کیا یہ حیرت ناک نہیں کہ جس قوم کو اللہ تعالیٰ کی ایسی ہدایت ملی ہو اور صاف صاف لفظوں میں ملی ہو۔ وہ رفع یدین۔ رفع سبابہ۔ ہاتھ باندھنے یا نہ باندھنے۔ ٹانگیں کھولنے یا نہ کھولنے۔ وغیرہ نہایت فروعی مسائل پر کشت و خون کر ڈالیں۔ کیا یہ پرلے درجہ کی جہالت نہیں؟

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ دینی اخبارات میں ایسے مسائل پر بحثیں ہو رہی ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں یا مردہ۔ ان کا سایہ تھا یا نہیں۔ آپ بشر تھے کہ نہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ مسائل ایسے ہیں کہ ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ مگر جھگڑے ابھی تک چلے جا رہے ہیں۔ مساجد میں نہایت پر زور تقریریں ہوتی ہیں اور اکثر نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور موجب فساد بنتی ہیں جن کی وجہ سے ملک کا نظم و نسق درہم ہوتا ہے اور معصوموں کا خون ناحق بہتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ جس طرح ہو ان اختلافات کو دور کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خیال کہ ان باہمی اختلافات کو جس طرح ہو دور کیا جائے۔ یہی خیال تمام فسادات کی جڑ ہے بات یہ ہے اکثر انسان جان و مال قربان کر دیتے ہیں مگر اپنے عقاید نہیں چھوڑتے اور خواہ کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے عقائد میں کسی قسم کی جبری دخل اندازی گوارا نہیں کرتے یہی حکمت ہے کہ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت واضح الفاظ میں حل کیا ہے اور وہ اصول دئے ہیں جن کا حوالہ ہم اوپر دے چکے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ صدر اوّل میں اسلام میں جو تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی تھی وہ لا اکراہ فی الدین کے اصول کو ہی قائم کرنے کے لئے دی گئی تھی۔ کفار چاہتے تھے کہ اسلام کو تلوار سے روک دیں اور یہ بھی حقیقت ہے جو قرآن کریم سے واضح ہوتی ہے۔ کہ یہ کفار ہی ہوتے ہیں جو دین کو تلوار کے جبر سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہی ہمیشہ کہتے ہیں کہ اگر تم نے نئے دین کو نہ چھوڑا اور ہمارے دین میں واپس نہ آئے تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے۔

قرآن کریم میں یہی شہادت ملتی ہے۔ ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی جب کسی نبی اللہ نے یہ دھمکی دی ہو کہ اگر تم نے ہمارا دین اختیار نہ کیا تو ہم تم کو قتل کر دیں گے یا سنگسار کر دیں گے۔

البتہ جب پانی سر سے گذر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرورت محسوس کرتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین کا اصول جنگ و جدل کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا تو وہ مومنوں کو بھی بالمقابل تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔

آہ۔ مسلمانوں نے بھی اس تعلیم کو نظر انداز کر دیا۔ ایسی عظیم الشان تعلیم جو اسلام نے صاف صاف الفاظ میں ایک جگہ نہیں کئی مقامات پر دی ہے مسلمانوں نے اس کو فراموش کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین کو "تلوار کا دین" بنا کر رکھ دیا۔ حالانکہ اگر مسلمان صرف لا اکراہ فی الدین کے اصول کو ہی لے کر اٹھتے تو آج دنیا میں شاید ہی کوئی نفس ہوتا جو حلقہ بگوش اسلام نہ ہوا ہوتا۔

غیروں کو مسلمانوں نے جو تصور اسلام دیا ہے اس کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں اسلام بدنام ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تمام غیر اقوام مسلمانوں کو نعوذ باللہ مٹا دینے کے درپے ہیں مگر اس سے بھی بڑی مصیبت یہ ہے کہ خود تعلیمیافتہ مسلمان اپنی تاریخ سے شرمندہ ہیں۔ حالانکہ ملکی تاریخ کے علاوہ اسلام کی ایک اور بھی عظیم الشان تاریخ ہے۔ جس کو آج زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ تاریخ ان درویشوں کی تاریخ ہے جنہوں نے دنیا میں اسلام کے جھنڈے گاڑے ہیں۔

خیر دوسری اقوام کو مسلمانوں نے کیا تصور اسلام دیا ہے یہ الگ مسئلہ ہے جو کہ علما کو حل کرنا چاہیئے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے اپنے اندرونی اختلافات کو باہمی قابل برداشت بنانے کے لئے نہ صرف یہ کہ کچھ نہیں کیا بلکہ بڑی حد تک اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کو اپنے اعمال سے غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں بھی مسلمانوں کے سامنے ایک نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ ذیل میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ آپ ایک شیعہ دوست کے خط کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

" اگرچہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا

(باقی دیکھیں صٹ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اپنے افعال کا جائزہ لیتے رہو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کے زیر اثر لانے کی کوشش کرو

روح کو پاک رکھنے کیلئے جسمانی صفائی بھی ضروری ہے

فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:۔

اصل میں روحانیت کی ابتداء ہی انسانی دماغ کو سمجھنے اور شریعت کے احکام کی حکمتوں کو سمجھنے سے ہوتی ہے۔ مثلاً بچے کے اخلاق کا ہم کس طرح پتہ لگاتے ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے بہن بھائیوں پر سختی نہیں کرتا۔ تو اس سے ہم اندازہ لگا لیتے ہیں۔ کہ اس بچے میں نیکی اور شرافت زیادہ ہے۔ اور بڑے ہو کر اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوگی۔ ہم جب اسے کہتے ہیں کہ نہالو تو وہ نہا لیتا ہے۔ ہم کہتے ہیں سو جاؤ تو وہ سو جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں منہ دھو لو تو وہ منہ دھو لیتا ہے۔ اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بچہ آئندہ

نیکی میں ترقی

کرے گا۔ لیکن ایک اور بچہ ہے جس میں ضد اور شوخی پائی جاتی ہے۔ جب ہم اسے کہتے ہیں کہ نہالو۔ تو وہ کہتا ہے میں نہیں نہاتا یا ہم اسے کہتے ہیں کہ کھانا کھا لو تو وہ کہتا ہے کہ میں نہیں کھاتا۔ اس سے ہم سمجھ جاتے ہیں کہ اس بچے کو بڑی عمر میں نیکی کی طرف لانے کے لئے بہت کچھ سمجھانے کی ضرورت پیش آئیگی۔ پس

روحانیت اور تقوےٰ

یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثر کے نیچے کوئی کام کرے۔ اگر وہ عقل کے ماتحت ہو کر کوئی کام کرتا ہے تو وہ اچھے اخلاق والا کہلاتا ہے۔ اور اگر ان دونوں سے باہر جا کر کام کرتا ہے۔ تو وہ خود سر کہلاتا ہے۔ انسان ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی حالتوں کے بدلنے سے اس کے نام بدل جاتے ہیں۔ اور عادات کے لحاظ سے وہ اچھا یا برا کہلاتا ہے۔ پس ہمیشہ انسان کو اپنے نفس کا اور اپنے ساتھی کے نفس کا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ جس رنگ میں میں دوسروں کے ساتھ سلوک

کرتا ہوں۔ کیا میرا نفس اس سلوک کو اپنے متعلق پسند کرتا ہے۔ اگر انسان یہ سوچتا رہے تو اس رنگ میں آہستہ آہستہ اس کے

اخلاق کی درستی

ہوتی رہتی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں سے سلوک کرتے وقت یہ محسوس نہیں کرتے کہ میں دوسرے کو کیا کہہ رہا ہوں۔ لیکن اگر ویسا ہی سلوک ان سے کیا جائے تو اسے برا سمجھتے ہیں۔ دیکھو قرآن کریم میں دوسروں کے جذبات کا کس قدر خیال رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صدقہ وخیرات کرتے ہوئے یہ بات مدنظر رکھو کہ ردی چیزیں صدقہ وخیرات میں نہ دو بلکہ وہ چیزیں دو کہ اگر تم کو وہ دی جائیں۔ تو تمہیں لینے میں کوئی اعتراض نہ ہو۔ سوائے اس کے کہ تم دوسرے کا لحاظ کر کے لے لو۔ (البقرہ آیت ۲۶۸) اللہ تعالیٰ نے اس میں بتایا ہے کہ

احسان بھی ایسے رنگ میں کرو

کہ دوسرے کو گراں نہ گزرے۔ مثلاً آم تو خود کھا لیا اور چھلکا اور گٹھلی کسی غریب کو دیدی کہ لو میاں تم کھالو۔ یہ نہایت شرمناک بات ہے۔ وہ خود اٹھا کر کھالے تو اور بات ہے وہ تو اس کا اپنا فیصلہ ہے۔ ہم نے تو اسے نہیں کہا۔ لیکن ہمیں یہ نہیں چاہیئے۔ کہ اسے ایسی چیز دیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دوست ایک دفعہ آم کھا رہے تھے۔ آم کھانے کے بعد چھلکے اور گٹھلیاں انہوں نے ایک غریب کو دے دیں۔ کہ یہ تم کھا لو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس کی سات پشتوں پر وہ احسان کر رہے ہیں۔ مجھے حیرت آئی کہ ان میں اتنی حس بھی نہیں۔ لیکن قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ اگر تم

احسان اور حسن سلوک

کرنے لگو۔ تو یہ بھی دیکھو کہ اس کا رنگ کہیں ایسا تو نہیں کہ دوسرے کو برا لگے۔ بعض دفعہ ان باتوں میں رواج اور تمدن کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً مسلمانوں میں یہ طریق ہے کہ سب اکٹھے کھانا کھا لیتے ہیں۔ اور کوئی برا نہیں مناتا۔ بلکہ اسے اخوت اور مساوات سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص دوسرے کو کہے کہ تم میرا بچا ہوا کھالو۔ تو وہ برا منائیگا اور اس میں اپنی ذلت سمجھے گا۔ حالانکہ جب اکٹھے کھاتے ہیں۔ تو کھانے کو سب کے ہاتھ لگ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی برا نہیں مناتا۔ کیونکہ اسے

اخوت اور مساوات

سمجھا جاتا ہے اور جب کوئی کہتا ہے کہ میرا بچا ہوا کھالو تو اسے ہر شخص برا مناتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کا بچا ہوا کھانا خود کھا لیتا ہے۔ تو یہ اس کی مرضی ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنا بچا ہوا کھانا اس کے سامنے پیش کرے۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے دھوپ میں بیٹھتا ہے وہ بے شک بیٹھے۔ لیکن ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم لوگوں کو پکڑ پکڑ کر دھوپ میں بٹھانا شروع کر دیں۔ اسی طرح اگر کوئی جھوٹا کھانا کھا لیتا ہے تو یہ اس کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے۔ ہم اسے نہیں کہہ سکتے کہ تم جھوٹا کھاؤ۔ بے شک بعض اوقات انسان اپنا جھوٹا بھی دے دیتا ہے لیکن وہ تبرک ہوتا ہے اس میں جھوٹا ہونے کا سوال ہی نہیں رہتا اور لوگ بھی اسے

تبرک سمجھ کے لے لیتے ہیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔ کہ صحابہؓ آپ کے جھوٹے کھانے کے لئے ترستے ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ آپ تھوڑا سا کھانا کھا لیتے، اور باقی بچا ہوا صحابہ کو دے دیتے بلکہ بعض مواقع پر آپؐ دوسروں کا جھوٹا بھی کھا لیتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ کو بعض دفعہ کئی کئی دن کا فاقہ آجاتا تھا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو شخص خدا تعالےٰ سے محبتِ کاملہ کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے

"بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے۔ کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے موافق ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالےٰ اسے اپنا فعل ہی قرار دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

لیکن آپ مسجد سے باہر نہیں جاتے تھے کہ ایسا نہ ہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر آئیں اور آپؐ کوئی بات بیان فرمائیں اور میں موجود نہ ہوں اور اس بات کے سننے سے محروم ہو جاؤں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے سخت بھوک لگی اور میں کھڑکی پر کھڑا ہو گیا۔

حضرت ابوبکرؓ گزرے

تو میں نے اس خیال سے کہ آپ میرے چہرے کو دیکھ کر معلوم کریں گے کہ میں بھوکا ہوں آپ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ ویطعمون الطعام علیٰ حبّہ۔ حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر اس کی ایک تفسیر بیان کی اور پھر آپ گھر تشریف لے گئے۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا کہ جو میرا مطلب تھا وہ تو آپ سمجھے نہیں کیا میں خود اس کی تفسیر نہیں جانتا۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا انہوں نے بھی اس کی ایک تفسیر بیان کی اور چلے گئے۔ مجھے غصہ آیا کہ میں بھوک سے مر رہا ہوں اور انہیں تفسیر سوجھتی ہے ان کو میرے چہرے سے اتنا پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بھوکا ہوں۔ میں کھڑکی میں کھڑا ہوا تھا کہ اچانک مجھے پیچھے سے

نہایت پیاری آواز آئی

کہ ابوہریرہؓ تم بھوکے ہو۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے تھے۔ آپؐ میری آواز سے ہی سمجھ گئے کہ میں بھوکا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہمارے گھر میں بھی کھانا نہیں تھا۔ اللہ تعالےٰ نے دودھ کا ایک پیالہ بھجوا دیا ہے۔ جاؤ مسجد میں دیکھو کہ کوئی اور آدمی ہے تو اسے بھی بلا لاؤ۔ میں نے آپؐ کی یہ بات سن کر دل میں خیال کیا کہ میں مارا گیا۔ ایک پیالہ دودھ کا ہے اور اس میں بھی حصہ دار شامل ہونے لگے ہیں لیکن چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم تھا اس لئے میں چلا گیا وہاں جا کر دیکھا تو سات آدمی موجود تھے۔ میں ان کو بلا کر لے آیا۔ پہلے آپؐ نے وہ پیالہ ایک آدمی کو دیا کہ اس میں سے پیو۔ اس نے سیر ہو کر پیا پھر آپؐ نے دوسرے کو دیا۔ اس نے بھی سیر ہو کر دودھ پیا اور ابھی پیالے میں دودھ موجود تھا۔ اسی طرح آپؐ نے ان ساتوں کو دیا۔ ان کے بعد مجھے دیا تو

ابھی پیالے میں دودھ باقی تھا

میں نے بھی پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا جب میں نے پیالہ واپس کرنا چاہا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہؓ اور پیو۔ میں نے پھر پیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا ابوہریرہؓ اور پیو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اب تو میرے پیٹ میں جگہ نہیں۔ پھر آپؐ نے وہ پیالہ مجھ سے لے لیا اور باقی کا دودھ آپؐ نے پی لیا اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس موقعہ پر دوسروں کا جھوٹا بھی پی لیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ لوگ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ اعلےٰ روحانی مقام رکھتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے ان کا جھوٹا پیا۔ بلکہ آپؐ نے ان کو پہلے اس لئے دیا کہ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی خاطر یہاں پڑے ہوئے ہیں اور فاقے برداشت کر رہے ہیں۔ اور چونکہ ان کو خدا نے اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں اس لئے میں ان کو پہلے دیتا ہوں اور خود بعد میں پیوں گا۔ اس رنگ میں ایسا انسان جو کہ

اعلےٰ روحانی مقام پر

ہو وہ لوگوں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنا جھوٹا بھی دے سکتا ہے۔ لیکن ایسا شخص ساتھ ہی اس بات کا بھی قائل ہوتا ہے کہ اگر مجھے کوئی اپنے سے اچھا روحانی انسان مل جائے تو میں اس کا جھوٹا کھا لوں گا۔ غرض ہماری شریعت نے یہ نہایت اعلےٰ درجے کا اصول بیان کیا ہے کہ جو چیز تم کسی کو دیتے ہو اس کے متعلق تم خیال کر لو کہ اگر اسی رنگ میں تمہیں دی جائے تو برا تو نہیں مناؤ گے۔ صرف اعلےٰ چیز دینے کا سوال نہیں بلکہ اس کے ساتھ موقع اور محل کو دیکھنے کا بھی سوال ہوتا ہے۔

فرض کرو

کوئی شخص دوسرے آدمی کو دس ہزار روپیہ دیتا ہے۔ لیکن بھری مجلس میں دیتا ہے تاکہ لوگ مجھے مالدار قرار دیں اور اس شخص کو بڑا محتاج سمجھیں تو لینے والا آدمی لے تو لے گا۔ لیکن شرمندہ ہو کر لے گا۔ اب روپیہ کوئی بری چیز نہیں لیکن موقع اور محل کی رعایت نہ رکھنے کی وجہ سے برا بن گیا قرآن کریم اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھنے کے لئے کہتا ہے کہ تم یہ خیال کرو کہ کسی طرح دوسرے کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے اور تم لوگوں کے دماغوں کو پڑھتے رہو اور دوسرے شخص کے جذبات کا بھی اپنے جذبات پر قیاس کرو کہ وہ بھی میری طرح کا انسان ہے جن باتوں سے میرے دل کو ٹھیس لگتی ہے ان باتوں سے اس کے دل کو بھی ٹھیس لگتی ہے برے افعال تو ہر ایک کو برے لگتے ہیں ان میں تو سوچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اصل مقام یہ ہے کہ تم اپنی نیکی کو اتنا بلند کرو کہ عطا کے موقع پر بھی

دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھو

اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوشش کرتا ہے لیکن اسے دوسرے کے طرز تمدن کا علم نہیں تو اس پر کسی کو افسوس نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ معذور ہے۔ مثلاً ہندو مسلمانوں کے ہاتھ سے کوئی چیز نہیں کھاتے اب اگر کوئی مسلمان عرب سے آتا ہے اور اسے ان کے تمدن اور رواج کا علم نہیں اور وہ کسی ہندو کے سامنے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پیش کرتا ہے تو ہم اسے معذور سمجھیں گے۔ لیکن اگر ہندوستان کا مسلمان کوئی چیز لے کر ہندو کے سامنے اپنے ہاتھ سے پیش کرتا ہے تو ہم کہیں گے کہ وہ اسے چڑاتا ہے۔ کیونکہ اسے علم ہے کہ ہندو مسلمان کے ہاتھ سے نہیں کھاتا۔ پس قرآن کریم نے یہ نہایت شاندار اصول قائم کیا ہے کہ گناہ تو بہرحال گناہ ہیں وہ تو کسی طرح جائز نہیں۔ ان سے تو بہرحال بچنا چاہیئے۔ لیکن تم یہ بھی یاد رکھو کہ تم نیکی اور حسن سلوک کرتے ہوئے بھی احتیاط سے کام لو اور ایسے طور پر اس نیکی کو سرانجام دو کہ دوسرا ناپسند نہ کرے۔ جس شریعت میں نیکیوں کے اتنے بلند رستے ہیں وہ ظلم اور بدی کو کب مباح قرار دے سکتی ہے

مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے

کہ اس نے انہیں کیسی اعلیٰ اور کامل شریعت دی ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کرتے۔

اعلانات نظارت اصلاح وارشاد

(۱) جماعتہائے احمدیہ کے لئے درس کے متعلق ضروری ہدایت نگران بورڈ کے فیصلہ جات شائع شدہ الفضل ۸ جولائی کی شق نمبر ا کے پیش نظر نظارت اصلاح وارشاد تمام جماعتہائے احمدیہ کو پرزور تحریک کرتی ہے کہ:-

"مساجد احمدیہ کی برکات اور استفادہ کو صرف پانچ وقت کی نمازوں تک محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ مرکز میں اور بیرونی مساجد میں بھی علمی ترقی اور روحانی اور اخلاقی تربیت کی غرض سے جہاں تک ممکن ہو اور مقامی حالات اجازت دیں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ خصوصاً درس قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلعم اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ ضرور ہر احمدیہ مسجد میں جاری کیا جانا چاہیئے۔"

نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ امراء اور صدر صاحبان درس کے متعلق انتظام کر کے نظارت ہذا کو اطلاع فرمائیں گے۔

(۲) مسجد مبارک میں درس القرآن احباب ربوہ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ نگران بورڈ کے فیصلہ کے پیش نظر نظارت اصلاح وارشاد نے مسجد مبارک میں روزانہ نماز عصر کے بعد درس قرآن مجید کا انتظام کر دیا ہے۔ مگر شمس صاحب آجکل ربوہ سے باہر ہیں۔ لہٰذا ان کی غیر حاضری میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل درس دیں گے۔ احباب کو استفادہ کرنا چاہیئے۔

(۳) اعلان صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کی رو سے مربی سلسلہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مقامی انجمن یا مجلس کے اجلاس میں شریک ہو کر مشورہ دے سکتا ہے مگر وہ ووٹ نہیں دے سکتا۔

مربیان اس کے مطابق مقامی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شامل ہوا کریں اور امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان اجلاس کی اطلاع مربیوں کو بھی دیا کریں تاکہ کام میں زیادہ ہم آہنگی پیدا ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

سرقہ کی ایک نادر مثال

از مکرم نعیم احمد صاحب ربانی ایم اے لاہور

نوٹ:- الفضل مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۱ء میں اسی سلسلہ میں ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ اس مضمون میں بعض مزید باتیں بھی ہیں۔ اس لئے اسے بھی شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اس وقت میرے سامنے لاہور سے شائع ہونے والا مذہبی جریدہ "تنظیم اہلحدیث" ہے۔ جو مشہور مذہبی فرقہ "اہلحدیث" کے خیالات و معتقدات کا پیامبر ہے جس کے نگران حضرت العلام حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی" اور مدیر "شہیر" جناب حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری" ہیں۔ زیر نظر شمارہ جریدہ موصوف کے تیرھویں سال کا ستائیسواں شمارہ ہے۔ جس پر ۳۰ جون ۱۹۶۱ء کی تاریخ ثبت ہے۔ اس کے پہلے صفحہ پر بڑے جلی حروف میں ندیم صاحب کی مندرجہ ذیل نظم شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے:-

کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

پوری نظم یوں ہے:-

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ فنا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم ، سوز و الم ، فکر و بلا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر!
کہ بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے!
چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے
راستی کے سامنے کب جھوٹ چلتا ہے ندیم
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

میں مذہبیات کا ایک خاموش طالبعلم ہوں۔ ہر فرقہ اور جماعت کے بزرگوں کے ارشادات سے توحید اور حمد و نعت النبیؐ کے قیمتی موتی اور جواہر پارے چن چن کر اپنے کشکول میں جمع کرنے کا عادی ہوں۔ شاید یہی وجہ تھی۔ کہ جب یہ نظم میری نظر سے گزری تو مجھے یہ اشعار قدرے مانوس محسوس ہوئے اور پھر جو میں نے اپنے مذہبی جواہر پاروں والے کشکول کو کھنگالا۔ تو مجھے وہاں بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام سے کسی طباعت میں ذیل کی نظم دکھائی دی:-

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم ، یاس و الم ، فکر و بلا کے سامنے!
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو!
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر!
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
اک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے
راستی کے سامنے کب جھوٹ چلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

اب اگر ان دونوں نظموں کا مقابلہ کیا جائے، تو ان میں صرف مندرجہ ذیل فرق نظر آتا ہے۔

پہلے شعر کے قوافی کو باہم تبادلہ کر کے شعر کو اپنا لیا گیا ہے۔ دوسرا شعر سالم کا سالم ہی اپنا سمجھ لیا گیا ہے اس طرح کہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ تیسرے شعر میں "یاس و الم" کو "سوز و الم" میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور بس۔ شاید اس لئے کہ "ندیم" صاحب کو اس الم کی بڑی جلن ہوگی۔ کہ وہ ایسی پیاری اور پاکیزہ نظم خود کیوں نہیں کہہ سکے۔ چوتھا شعر پھر سارے کا سارا جوں کا توں ہی رکھ لیا گیا ہے۔ پانچویں شعر میں پھر برائے نام سی ایک تبدیلی ہے۔ یعنی لفظ "بس" کو "مرے" میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ہاں چھٹے شعر کے ایک مصرعے میں نصف تبدیلی کی گئی ہے۔ لیکن وہ بھی نظم کے اصل مصنف ہی سے مستعار ہے یعنی وہاں مطلع کا مصرعہ اولیٰ ہی دہرایا گیا ہے۔ البتہ آخری شعر میں ایک بہت بڑی تبدیلی یہ فرمائی گئی ہے۔ کہ "بھلا" کو بانی سلسلہ احمدیہ کا تخلص جان کر اس کی جگہ مدیر "تنظیم اہلحدیث" نے اپنا تخلص ندیم چپکا دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بڑی تبدیلی یہ کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کے شعر کو چھوڑا

تنگ نہیں جو یوں تقاضہ

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

میرے خیال میں اس لئے کہ جب اس قسم کے "سرقہ بالجبر" سے انہوں نے اپنی مشکل آپ ہی حل کر لی تو بارگاہ ایزدی سے رجوع کی ضرورت ہی کیا تھی؟ گویا ساڑھے تین لفظ بدل کر اور دو کو باہم الٹ پلٹ کر کے ہی "تنظیم اہلحدیث" کے شاعر نے بانی سلسلہ احمدیہ کی نظم کو اپنا لیا ہے کتنا بڑا جادو ہے۔ مرزا صاحب کا بھی؟ جو اب ان کا منظوم کلام بھی اہلحدیث شعراء کی زبانوں پر جاری ہونے لگا۔ وہ بھی اس طرح کہ چوری جھٹ پکڑی جاتی ہے۔ واقعی ع

راستی کے سامنے کب جھوٹ چلتا ہے بھلا

مزے کی بات یہ ہے کہ اسی پرچہ کے صفحہ تین پر مدیر "تنظیم اہلحدیث" نے اس راز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ قادیانی حضرات آنحضرت صلعم کی احادیث کو تھوڑے تھوڑے رد و بدل کے بعد مرزا صاحب کی تائید میں پیش کرنے کے عادی ہیں ---- حالانکہ خود اپنے اس شمارہ کے صفحہ اول کا یہ رنگ ہے کہ اس میں جناب مرزا صاحبؑ کی ایک مشہور نظم کو ساڑھے پانچ الفاظ کے ہیر پھیر ہی سے اپنا لیا ہے ---- پوچھنے والی بات یہ ہے مدیر "تنظیم اہلحدیث" سے، کہ کیا قادیانی حضرات بھی اس دیدہ دلیری سے تحریف فقرات کرتے ہیں؟ جس طرح کہ آپ نے فرمائی ہے ---- حضرات! یہ تو سرقہ بھی نہیں "سرقہ بالجبر" ہے کہ ایسی نظم، جو احمدی جماعت کے بچے بچے کو ازبر ہے اسے اپنا لیا جائے بلکہ اپنے نام سے اسے اپنے جماعتی آرگن کے صفحہ اول پر شائع کرنے میں ذرہ بھر شرم یا ندامت محسوس نہ کی جائے۔ اللہ قوم کو ایسے "چور شاعروں" سے محفوظ رکھے۔

السابقون الاولون کی تازہ فہرست

جو احباب اپنا وعدہ تحریک جدید اول سال ہی میں کلی طور پر ادا فرما دیتے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کہلانے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی یہ قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی متقاضی ہوتی ہے۔ اس ضمن میں متعدد قسطیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں تازہ فہرست ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

نام	مقام	رقم
رحمت خان صاحب ولد علم دین صاحب کھوکھر غربی		۵/۳/-
فضل داد صاحب	"	۵/۴
دعا لہ خان صاحب	"	۵/۱۰
عبد اللہ خان صاحب	"	۶/۲
پیر محمد عبد اللہ صاحب گوئیکی	گجرات	۱۲/-
پیر شیر عالم صاحب	"	۱۷/۸
میاں لعل دین صاحب	"	۸/۹
پیر فیض عالم صاحب	"	۶/-
امۃ العزیز مرحومہ بنت شیر عالم صاحب	"	۵/۴
احمد خان ولد مولا داد صاحب گوئیکی ضلع گجرات		۵/۱۱
پیر محمد ولد دادن صاحب	"	۵/-
اعجاز احمد صاحب	"	۶/۱
غلام فاطمہ اہلیہ بشیر احمد صاحب	"	۵/-
محمد شفیع صاحب پٹواری	"	۵/-
محمد اسماعیل صاحب ڈرائیور ملکوال	"	۶/۲
نواب خاتون صاحبہ معرفت فیضان مرالہ		۲۱/-
مستری غلام رسول صاحب منڈی بہاء الدین		۸/۸
اہلیہ صاحبہ	"	۷/۸
مولوی سراج الدین صاحب	"	۶/-
مرزا عزیز احمد صاحب	"	۱۱/۴

(وکیل المال اول تحریک جدید ---- ربوہ)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

میری اہلیہ کی وفات پر احباب جماعت نے بکثرت ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں۔ محبت و اخلاص اور ہمدردی کے اظہار کا یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ میں فرداً فرداً سب احباب کو بذریعہ خطوط جواب دینے سے معذور ہوں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب اور کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے افضال سے نوازے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ از راہ کرم آئندہ بھی خاکسار اور خاکسار کے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عبد الحفیظ کمپونڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے

زرّیں ارشادات

تاجر حضرات توجہ فرمائیں

(۱) ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ میں ہفتہ کے پہلے دن پہلا سودا خدا کے نام پر کروں گا

(۲) تو ہر ہفتہ کے دن اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ دیکھوں آج خدا کے سودے کے لئے دس روپیہ کا گاہک آتا ہے یا دو پیسے کا گاہک آتا ہے۔

(۳) یہ طریق ایسا ہے جس میں چندہ کی کوئی مقدار معین نہیں۔

(۴) یہ ایک قسم کا پرلطف کام ہے کہ بجائے طبیعت پر بوجھ ہونے کے انسان کو اس میں لطف آتا ہے۔

(۵) یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں ہے جس کا اٹھانا تمہارے لئے ناقابل برداشت ہو۔

(۶) اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔

(۷) مہینہ کے پہلے سودے کے لئے وہ ضرور سوچے گا کہ دیکھوں آج مجھے کیا ملتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے کتنا ثواب حاصل کرتا ہوں۔

(۸) خدا تعالیٰ کے شکر کا بھی موقعہ نکلتا رہتا ہے۔

(۹) خدا تعالیٰ انہیں اس ذریعہ سے بہت زیادہ ثواب دینا چاہتا ہے۔

(۱۰) اس طرح (تاجر) قدم بقدم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔

(۱۱) اس کا فرض یہی ہے کہ وہ ہفتہ کے پہلے سودے کا منافع مساجد کی تعمیر کے لئے دیدیا کرے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امارت حلقہ بہلول پور تحصیل نارووال کے امیر کا انتخاب

مورخہ ۸ جولائی ۱۹۶۱ء بروز منگل بمقام بہلول پور بوقت ۱۰ بجے صبح حلقہ امارت بہلول پور کا انتخاب ہوگا۔ پریذیڈنٹ صاحبان حلقہ امارت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے انتخاب امیر میں شامل ہوں۔ کوئی نمائندہ ان کی طرف سے انتخاب امیر میں رائے دینے کا اہل نہیں ہوگا۔

(قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

حضرت میر محمد اسحٰقؓ نمبر

رسالہ الفرقان کا حضرت میر محمد اسحٰقؓ نمبر عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ متعدد احباب کے مقالہ جات آگئے ہیں جو احباب اس سلسلہ میں اپنے تاثرات بھجوانا چاہیں وہ جلد توجہ فرمائیں۔ نظم و نثر میں تاثرات بھیجے جا سکتے ہیں۔ جملہ مضامین پتہ ذیل پر آئیں۔ (ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

اپنی مرضی سے کیا ہوا عہد بہر صورت پورا ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"کوئی اگر اپنی مرضی سے چندہ لکھاتا ہے اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کرنے سے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔"

جو دوست ابھی تک تحریک جدید کے وعدہ کی رقم ادا نہیں کر سکے وہ جلد توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نیک نمونہ

مکرم قاضی محمد ہمایوں صاحب احمدی سکنہ چک منگلا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات حقہ کے متعلق سنے۔ انہوں نے خداوند کریم کے فضل سے حقہ پینا ترک کر دیا ہے حالانکہ یہ عادت چالیس سال سے تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو استقامت عطا کرے۔ آمین

(حکیم مہر الدین کھاریاں معلم جماعت احمدیہ چک منگلا)

درخواست دعا

میرے والد جمعدار غلام رسول صاحب کویت میں بیمار ہیں بزرگان سلسلہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (رفیق احمد ضیاء محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنا آپکے مستقبل کا ضامن ہے

سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:-

"پس تم نے جو خدا تعالیٰ سے وعدے کئے ہیں۔ ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو اور یاد رکھو کہ تمہارا مستقبل، تمہاری اولاد کا مستقبل، تمہاری قوم کا مستقبل، تمہارے ملک کا مستقبل، تمہاری حکومت کا مستقبل۔ بلکہ ساری دنیا کا مستقبل خدا تعالیٰ ہی سے وابستہ ہے۔ اگر اس سے صلح رکھی جائے گی۔ اور تمہارے ہر کام میں برکت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر تم اس سے صلح نہیں رکھو گے تو تمہارا ہر کام خراب ہو جائیگا اور تم اپنی کامیابی سے کوسوں دور جا پڑو گے۔ پس گزشتہ سال کے جو وعدے ہیں ان کو پورا کرنا بھی تمہارا فرض ہے اور پورے بھی اس سال کے اندر کرنا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان وعدوں کو جلد تر پورا کرنے کی کوشش کریں۔"

مجاہدین تحریک جدید نوٹ فرمالیں کہ سال رواں کے قریباً چار ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ ایفائے عہد کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"بے شک تم پر بوجھ ہیں اور میں اس بوجھ کو محسوس کرتا ہوں اور ساری دنیا تمہاری تعریف کر رہی ہے۔ لیکن ہمارا کام بہت بڑا ہے اور ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے باوجود اس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے۔ ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔"

اس ارشاد کے پیش نظر مجاہدین اپنے مالی وعدوں کا جائزہ لے کر عملی قدم اٹھائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے عزیز ظفر احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱م جولائی ۱۹۶۱ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

(شیخ نذیر احمد سہگل چنیوٹ)

دعائے نعم البدل

۱۔ میری لڑکی عمر ساڑھے چار ماہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور تمام افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (شیخ بشیر احمد قلعہ صوبا سنگھ)

۲۔ مکرم عبد العزیز صاحب احمدی کی بچی مورخہ ۲ جولائی بوقت شب وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اس کے علاوہ نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

(خاکسار عبد القیوم ٹھیکیدار کھبٹہ) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم)

دعائے مغفرت

مورخہ ۳/۷/۶۱ بروز سوموار بوقت بارہ بجے دوپہر بابا محمد علی صاحب آف بھیرو چیچی ضلع گورداسپور والے وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ امانتاً یہیں دفن کئے گئے۔ مرحوم بہت نیک اور مخلص احمدی بزرگ تھے۔ جو ضلع گوجرانوالہ میں رہتے تھے۔ تمام مخلصین دعائے مغفرت فرمائیں۔ آمین

(محمد شفیع سکنہ سادھوکے ضلع گوجرانوالہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۳۳:- میں عبد الرحمٰن ولد میاں محمد شفیع صاحب قوم بھٹی پیشہ گھڑی سازی عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا کاروبار گھڑی سازی کا ہے جس سے مجھے اوسطاً یکصد ساٹھ روپے ماہوار آمد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ بستی نانجیل والی جھنگ صدر میں خود خرید کردہ چار مرلہ اراضی برائے تعمیر سکنی مکان میری ملکیت ہے۔ جس کی موجودہ کل قیمت مبلغ سات صد روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی بوقت وفات اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کردوں تو وہ اس جائیداد کی قیمت سے منہا ہوگی۔

العبد:- عبد الرحمٰن گھڑی ساز مکان ۱۶۲/۵ محلہ چند انوالہ جھنگ صدر۔ گواہ شد:- چوہدری عبد الغفور قائد مقامی خدام الاحمدیہ مکان نمبر ۹۶ بلاک نمبر ۱۲ محلہ پیرانوالہ جھنگ صدر۔ گواہ شد:- مرزا حسام الدین صاحب عربی ٹیچر محلہ پاچودا جھنگ صدر۔

نمبر ۱۶۱۳۴:- میں مبارکہ اختر زوجہ عبد الرحمٰن قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱- میری اس وقت ماہوار آمدنی کوئی نہیں۔

۲- میرا مہر مبلغ سات صد روپیہ ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے ۳- میرے زیورات (الف) ایک جوڑی طلائی جھمکے وزن ایک تولہ چھ ماشہ (ب) ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی تین ماشہ (ج) ایک عدد انگوٹھی وزنی تین ماشہ۔ کل وزن دو تولہ ہیں۔ جن کی کل قیمت اڑھائی صد روپیہ ہے۔ نمبر ۲ و ۳ کے میزان مبلغ نو صد پچاس روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کروں۔ تو وہ اس جائیداد کی قیمت سے منہا ہوگی۔

الامتہ: مبارکہ اختر زوجہ عبد الرحمٰن گھڑی ساز مکان ۱۶۲/۵ محلہ چند انوالہ جھنگ صدر۔

گواہ شد:- عبد الرحمٰن خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- چوہدری عبد الغفور قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکان نمبر ۹۶ بلاک ۱۲ محلہ پیروانوالہ جھنگ صدر۔

درخواست دعا:- مکرم ملک بشیر احمد صاحب مالک نیوٹے لانڈری کراچی نے بعرفہ زر کثیر مسجد مبارک ربوہ کے صحن کو سیمنٹ کے پختہ و خوبصورت فرش سے مزین کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔ موصوف کی صحت اچھی نہیں انہیں دل کا عارضہ بتایا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے ملک صاحب موصوف کے حق میں جزائے خیر کے لئے اور ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر تعلیم)

اطلاع عام

جن اشخاص کے ذمہ ہاؤس ٹیکس و تہ بازاری کے بقایاجات برائے سال ۶۰-۱۹۵۹ء و ۶۱-۱۹۶۰ء یا اس سے پہلے کسی سال کے ہیں وہ اس اطلاع کے پندرہ روز کے اندر بقایاجات ادا کردیں۔ ورنہ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

نمبر ۱۶۱۳۵:- میں غلام زہرا زوجہ میاں غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن محلہ چند انوالہ جھنگ صدر۔ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری ماہوار کوئی آمد نہیں ہے میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ یکصد روپیہ تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں زیورات کنگن طلائی وزن تین تولہ۔ ڈنڈیاں جھمکی طلائی وزن ۲ تولہ۔ گلوبند طلائی وزن ڈیڑھ تولہ۔ کل وزن زیورات ساڑھے چھ تولہ ہے۔ جس کی قیمت اندازاً مبلغ ۱۴۰۰/۱۳ روپے ہے۔ مبلغ ۱۴۰۰/- روپے نصف جس کے مبلغ ۷۰۰/- روپیہ ہوتے ہیں نقد میرے پاس ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے زیورات اور نقد رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور آمد یا جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ جائیداد سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۷/اپریل ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ غلام زہرا زوجہ میاں غلام محمد صاحب محلہ چند انوالہ مکان نمبر ۹۶ ۸ جھنگ صدر

گواہ شد میاں غلام محمد خاوند موصیہ چند انوالہ جھنگ صدر

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن گھڑی ساز محلہ چند انوالہ جھنگ صدر

نمبر ۱۶۱۳۶:- میں مختار بیگم زوجہ چوہدری عبد الغفور صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی غیر منقولہ جائیداد ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ پانچصد روپے بذمہ خاوند ہے (۲) میرا زیور (الف) ایک جوڑی طلائی کڑے چوڑی وزنی دو تولے قیمت اڑھائی صد روپے (ب) ایک جوڑی طلائی کانٹے اور ایک جوڑی طلائی بالیاں دونوں کا وزن دو تولے

قیمت اڑھائی صد روپے۔ میزان قیمت زیور پانچ صد روپے صرف۔ نمبر (۱) ۲ کے میزان ایک ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بوقت وفات اگر میری مزید جائیداد مذکورہ بالا کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔

الامتہ:- مختار بیگم زوجہ چوہدری عبد الغفور صاحب مکان نمبر ۹۶ بلاک نمبر ۱۲ محلہ پیرانوالہ جھنگ صدر

گواہ شد۔ چوہدری عبد الغفور (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ چوہدری محمد صادق وصیت ۱۰۹۰۵ (برادر خاوند موصیہ) پلاٹ نمبر ۵۷-R بلاک نمبر ۹ فیڈرل بی ایریا سکیم نمبر ۱۶ کراچی)

ضروری اعلان

"مکرم چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ شیخ غلام سرور صاحب بی اے (آنرز لائلپور) کو سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ مقرر کیا گیا ہے۔ اہالیان ربوہ کمیٹی سے متعلقہ ہر قسم کی تجاویز و شکایات معین طور پر بنام سیکرٹری صاحب بھجوایا کریں۔ ایک کاغذ پر صرف ایک ہی تجویز یا شکایت درج ہونی چاہیئے۔

خصوصاً شہر کی صفائی اور صحت عامہ تعلیم اور بازار کے سلسلہ میں احباب خاص طور پر اپنی تجاویز اور شکایات بھجوائیں سیکرٹری صاحب انشاء اللہ تعالیٰ ان پر فوری کارروائی کیا کریں گے۔

اگر کوئی امر چیئرمین کے نوٹس میں لانا ضروری ہو تو اسے بند لفافہ میں بنام چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ بھیجا جائے۔"

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

روحانی اقدار کو پوری اہمیت دیئے بغیر تعلیمی اصلاحات کامیاب نہیں ہو سکتیں

مسٹر اختر حسین کا اعلان ۔ تعلیمی کمیشن کی سفارشات کی وضاحت

کراچی ۱۰ جولائی ۔ وزیر تعلیم و سائنسی تحقیقات مسٹر اختر حسین نے کہا ہے کہ تعلیمی اصلاحات اس وقت تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتیں ۔ جب تک تعلیمی نظام میں روحانی اقدار پر زور نہ دیا گیا ہو ۔ مسٹر اختر حسین آج شام ریڈیو پاکستان سے ایک نشری تقریر میں تعلیمی اصلاحات کے پروگرام پر عملدرآمد کے نتائج کا جائزہ لے رہے تھے ۔

وزیر تعلیم نے کہا کہ پاکستان کے تعلیمی منصوبوں میں اسلامی تعلیم کو فروغ دینے ، یونیورسٹیوں اور خاص طور پر قائم کئے گئے اداروں میں تحقیق کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے آپ نے کہا کہ مذہبی تعلیمات اور ریسرچ کی ترقی کی کوششوں میں سب سے اہم اقدام یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے اسلامی تحقیق کا ایک ادارہ قائم کیا ہے ۔ مسٹر اختر حسین نے کہا کہ بہت سی بڑی سفارشات پر عمل ہو رہا ہے ۔ وزیر تعلیم نے بتایا کہ یونیورسٹیوں تعلیمی کونسلوں اور بورڈوں نے نیا نصاب تیار کرنے کے لئے گزشتہ موسم گرما میں بہت محنت کی ہے ۔ تاکہ کالج اور یونیورسٹی تعلیم کے پروگرام میں توسیع کی جائے ۔ طالب علموں اور اساتذہ کو عملی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے اس سطح پر ایک حقیقی آغاز ہو چکا ہے ۔

زرعی یونیورسٹیاں

پیشہ ورانہ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اختر حسین نے کہا کہ توقع ہے کہ دو زرعی یونیورسٹیاں اس سال اکتوبر سے کام شروع کر دیں گی ۔ ایک یونیورسٹی لائلپور میں اور دوسری میمن سنگھ میں قائم کی جائے گی ۔ وزیر تعلیم نے اس امر کا انکشاف کیا کہ اس وقت دو کمیٹیاں ، دو ٹیکنیکل یونیورسٹیوں کے قیام کے سلسلہ میں منصوبے تیار کر رہی ہیں آپ نے امید ظاہر کی کہ ٹیکنیکل یونیورسٹیاں اگلے تعلیمی سال سے شروع ہو جائیں گی ۔

ملک میں فنی تعلیم کے فروغ کے بارے میں وزیر تعلیم نے کہا کہ اب دونوں صوبوں میں فنی تعلیم کے دو ادارے موجود ہیں ۔ انہوں نے بڑے پیمانے پر توسیعی منصوبے تیار کئے ہیں ان اداروں نے نئے ٹیکنیکل ادارے قائم کرنے اور نئے اور پرانے اداروں کو ترقی دینے کے بڑے بڑے منصوبے تیار کئے ہیں ۔

ٹیلی ویژن

مسٹر اختر حسین نے کہا ۔ کمیشن نے اپنی سفارشات میں سکولوں میں تعلیم کو ترقی دینے ناخواندہ بالغوں کی تعداد کم کرنے اور بالغوں کی تعلیم کی سہولتوں میں توسیع کرنے کے لئے مواصلات کے جدید ترین طریقوں کے استعمال کے تجربات پر خاص زور دیا تھا اقوام متحدہ کے تعلیمی ثقافتی اور سائنسی ادارے نے اس بارے میں رپورٹ تیار کرنے کے لئے دو فنی ماہرین کو مامور کیا ان کی رپورٹ حال ہی میں موصول ہوئی ہے ۔ اس سلسلے میں خاص منصوبے حکومت کو پیش کئے جائیں گے ۔

وزیر تعلیم نے مزید کہا کہ ذہین اور ہونہار طلبہ کو وظیفے دینے کے لئے حکومت نے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے تاکہ ذہین طلبہ اپنی قابلیت کو پوری طرح استعمال کر کے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں ۔ حکومت نے ممتاز ماہرین تعلیم اور ممتاز ماہرین نفسیات پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی ہے ۔ جو تعلیمی رہنمائی کے سلسلے میں ایک پروگرام تیار کرے گی ۔

انگریزی سکول

وزیر تعلیم نے بتایا کہ عنقریب انگریزی ذریعہ تعلیم کے سکولوں کے پرنسپلوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے گی ۔ تاکہ ان کے پروگراموں کو بھی تعلیمی کمیشن کی سفارشات کے مطابق ڈھالا جائے اہم عیسائی تعلیمی اداروں سے بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنے پروگراموں میں تبدیلیوں کے بارے میں غور کریں تاکہ قومی مقاصد کے حصول کو پیش نظر رکھا جائے ۔

نہرو نومبر میں واشنگٹن پہنچیں گے ۔

واشنگٹن ۱۰ رجولائی ۔ اخبار واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو ، امریکہ کے تین روزہ سرکاری دورے پر نومبر کے دوسرے ہفتے میں واشنگٹن پہنچیں گے ۔ اخبار نے لکھا ہے کہ جب پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں سرکاری دورے پر واشنگٹن پہنچیں گے ۔ تو پنڈت نہرو کے سرکاری دورے کے بارے میں ایک رسمی اعلان کیا جائے گا ۔ صدر ایوب قبل ازیں نومبر میں واشنگٹن کا دورہ کرنے والے تھے ۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانون فطرت کی رو سے بھی بندگی کیلئے بھی مناسب ہی معلوم ہوتا ہے اگر ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھیں تو نماز ہو جاتی ہے مالکی بھی شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں مسنون وہی ہے جو اوپر بیان ہوا ۔ اس قدر اختلاف ہیئت کا کچھ حارج نہیں اگرچہ حدیث صحیح میں اس کا کچھ نام و نشان نہیں ۔“

یہ کتنا عظیم اصول ہے جو لا اکراہ فی الدین کے اصول سے پیدا ہوتا ہے اگر آج مسلمان اتنی سی قوت برداشت پیدا کر لیں کہ ہر ایک کو اپنے اپنے طریق پر نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں تو کتنا عظیم انقلاب ہو سکتا ہے ؟

ولادت

مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۶۱ء مبلغ گیمبیا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے ۔ نومولود کا نام غلام احمد رکھا گیا ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے ۔ آمین ۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواستِ دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے پچھلے دنوں عزیز الرحمٰن صاحب خالد واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ گاڑی کے ایک حادثے میں زخمی ہو گئے تھے ۔ پہلے وہ بھلوال میں سول ہسپتال میں زیر علاج تھے ۔ اب وہ سول ہسپتال لائلپور میں منتقل ہو گئے ہیں ۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر پوری طرح آرام نہیں آیا ۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(عطا ء الرشید مطبع کارکن الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴